سوال

(108) بینکوں کے ساتھ معاملات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سے لوگ بینکوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں جس میں کبھی حرام معاملات مثلاً سودی کاروبار بھی شامل ہوتے ہیں کیا اس طرح کے مال میں زکاۃ ہے ؟ اور اگر ہے تو اس کے نکالنے کا طریقہ کیا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی کاروبار کرنا حرام ہے خواہ وہ بینک کے ساتھ ہو یا غیر بینک کے ساتھ سودی کاروبار سے جو فائدہ حاصل ہو وہ کل کا کل حرام ہے اور صاحب مال کی ملکیت نہیں اس لیے اگر اس نے سود کی حرمت جانتے ہوئے وہ مال حاصل کر لیا ہے تو اسے خیر کے کاموں میں صرف کر دینا ہو گا لیکن اگر ابھی سودی منافع اس نے حاصل نہیں کئے ہیں تو اسے اپنا صرف اصل مال (راس المال) لے کر باقی چھوڑ دینا ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يَأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَروا ما بَقِىَ مِنَ الرِّبوٰا إِن كُنتُم مُؤمِنينَ ٢٧٨ فَإِن لَم تَفعَلوا فَأذَنوا بِحَربٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ وَإِن تُبتُم فَلَكُم رُءوسُ أَموٰلِكُم لا تَظلِمونَ وَلا تُظلَمونَ ٢٧٩ ... سورة البقرة

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو (278) اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔''

لیکن اگر کسی نے سود کی حرمت نہ جانتے ہوئے سودی منافع حاصل بھی کر لیے تو یہ اس کی ملکیت ہیں اپنے مال سے اس کو الگ کرنا اس کے لیے ضروری نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

الَّذينَ يَأكُلونَ الرِّبوٰا لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيطٰنُ مِنَ المَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قالوا إِنَّمَا البَيعُ مِثلُ الرِّبوٰا وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبوٰا فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَن عادَ فَأُولٰئِكَ أَصحٰبُ النّارِ هُم فيها خٰلِدونَ ٢٧٥ ... سورة البقرة

''سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اور جو پھر

دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔‘‘

ایسے شخص کو جس طرح اپنے اس مال کی زکاۃ دینی ہوگی جس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے اسی طرح اس مال کی زکاۃ بھی دینی ہوگی جو سودی منافع کے علاوہ ہیں اور اس میں اس کا وہ مال بھی داخل ہے جس میں سود کی حرمت جاننے سے پہلے سودی منافع شامل ہوگئے ہیں کیونکہ مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں وہ اس کا مال ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 176

محدث فتویٰ